احمدیت کے ہاتھوں جہانِ نَو کی تعمیر!

غیر مذاہب کے متعلق جماعت احمدیہ کا لٹریچر اور تحقیق

"میں نے دیکھا میں نے نئی زمین بنائی اور دنیا آسمان بنایا۔" (مسیح موعود)

چشم بکشائے اگر چشم تو صاحب نظر است، زندگی در پئے تعمیر جہانِ دگر است (اقبال)[1]

از مولانا عبدالحق صاحب ودیارتھی[2]

مذہب کے نئے تخیل پر احمدی لٹریچر

انیسویں صدی میں مذہب کے متعلق بیسویں خیالات مغرب میں پیدا ہوئے لیکن غالب خیال یہ تھا کہ دنیا کی دیگر ایجادات کی طرح مذہب بھی انسان کی ایجاد ہے۔ گو مادی نہ ہو، پر ذہنی پیداوار ضرور ہے۔ جس طرح ضرورت اور احتیاج ہر ایجاد کی ماں ہے، اسی طرح مذہب انسان کے بیمار اور لاچار دل کے خواب کی خوشکن تعبیر ہے۔ یعنی مذہب انیسویں صدی کے مادہ پرست دہریوں کے ان کچوکوں سے نیم جان تھا۔

مذاہب کا عقیدہ صرف اپنے اپنے مذہب، رشیوں، منیوں اور پیغامبروں تک محدود تھا اور مذاہب عالم کے اندر کوئی رشتہ یگانگت اور اتحاد کا موجود نہ تھا، تو کوئی ایسی بری بات نہ تھی۔ غضب یہ تھا کہ ہر مذہب دوسرے مذہب کی جڑ بنیاد کا دشمن تھا۔ کوئی قوم دوسری قوم کے انبیاء کی تصدیق نہیں کرتی نہ سہی، مگر مذاہب کی باہمی ردوکد خوفناک فسادات اور

---

1 آنکھ کھول، اگر تیری آنکھ صاحبِ نظر ہے، زندگی اک نیا جہان تعمیر کرنے کے لیے فکر مند ہے۔

2 'پیغام صلح'، 17 دسمبر 1938، صفحات 36–35، جاری 50، اور 39۔

وحشیانہ مظالم پر منتہی ہوتی ہے۔یہ مذہب کی ایک ایسی مکروہ تصویر ہے جو ہر عقلمند کے نزدیک قابل نفرت ہے بلکہ باعث صدلعنت ہے جوایک شخص کوبآسانی اس نتیجہ پر پہنچادیتی ہے کہ مذہب خداکی طرف سے نہیں۔مذہب کے پردہ میں دوسروں پر خوفناک مظالم کاارتکاب ظاہر کرتا ہے کہ مذہب قوموں کی اپنی ضرورت کے مطابق ایک اختراع ہے۔

علماءِ اسلام جن کے ہاتھوں میں قرآن مجید جیسی عالمگیر اور "**تفصیلاً لکل شئٍ**" کتاب موجود تھی ان کے نزدیک دنیاکی قومیں دوحصوں میں تقسیم شدہ ہیں۔اہل کتاب اور مشرکین۔صرف یہودونصاریٰ اہل کتاب ہیں اورباقی اقوام عالم مشرکین میں داخل ہیں کیونکہ الہامی کتابیں تورات،زبور،انجیل اور قرآن مجید تک محدود ہیں۔

قادیان جیسے ایک چھوٹے سے گاؤں کارہنے والا مذہب کے اس تنگ تخیل سے اوپر کیوں کر دیکھ سکتا تھا، مگراس کی بالغ نظراس کے زمینی علم کانتیجہ نہ تھی۔وہ خداکی طرف سے ایک جہانِ نوکی تعمیراور عالم انسانیت کی نشاۃ الجدید کے لئے مامور تھا۔ہندوستان کے ایک گمنام گوشے کے اندر خداکایہ مامورمذہب کے عالمگیر تخیل کی بنیاد "براہین احمدیہ" جیسی لاجواب کتاب کے ذریعہ استوار کررہاتھاکہ مذہب ایک عالمگیر حقیقت ہے جو دنیاکی کسی ایک قوم کی واحد ملکیت نہیں۔دنیاکاخدارب العالمین ہے تودنیاکی ساری قوموں کی ربوبیت جسمانی اورروحانی اس پر فرض ہے۔آئندہ دنیاکے اندرزندگی صرف اسی مذہب کونصیب ہوگی جومذہب کے تنگ دائروں کوتوڑکرنسل انسانی کے لئے ساری زمین کاایک فرش اورآسمان کوایک چھت قراردے گا اور اس وسیع گھر کی چہاردیواری کے اندر رہنے

والوں کو ایک کنبہ اور باہم بھائی بھائی قرار دے گا کیونکہ قرآن مجید کے صریح ارشادات اسی حقیقت کے مؤید ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 1880ء میں آسمان پر عالم نو کی تعمیر کا اعلان ہو چکا تھا۔ اس لئے اگر مشرق میں "براہین احمدیہ" کی تالیف کا یہی زمانہ تھا تو مذہب کے متعلق مغربی تحقیقات بھی اسی سنہ ء کے اندر بلوغت کو پہنچ چکی تھی کہ وہ اس آسمانی آواز پر لبیک کہے۔ چنانچہ پروفیسر میکسمولر (Max Muller) نے جو مذہبی دنیا کا ایک متجر عالم تھا 1880ء میں اپنی عمر بھر کی مذہبی کاوشوں کا نچوڑان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

> "مذہب کوئی بدعت تو نہیں۔ اگر یہ اتنا قدیم نہیں جتنی دنیا قدیم ہے تو اس وقت سے ضرور موجود ہے جس وقت سے ہم دنیا کو جانتے ہیں۔ جونہی ہمیں انسان کے اندر جذبات اور احساسات کا پتہ چلتا ہے اسی وقت سے ہم انسان کو مذہب کی گرفت میں پاتے ہیں، یا زیادہ صحیح یہ کہ اسے مذہب کا شکار دیکھتے ہیں۔"

کئی صدیوں سے ہم دیکھتے ہیں کہ قومیں دنیا میں اٹھیں اور انہوں نے اس کے نقشہ کو الٹ پلٹ دیا لیکن مذہب کا مفتوح علاقہ لامذہبیت اور دہریّت کی قاہرانہ طاقتوں سے کبھی سر نہیں ہوا۔ ہاں ایسا کبھی کبھی ہوا کہ کفر والحاد کی فرعونی طاقتوں نے اگر جبر سے مذہب کو مٹانا چاہا تو وہ لوگوں کے جسموں سے نیچے اتر کر قلب کی گہرائیوں میں پناہ گزین ہو گیا۔ ریناں (Renan) نے اس کے متعلق کیا خوب لکھا ہے:۔

> "غریب جرمنوں نے دہریہ اور لامذہب بننے کے لئے صدیوں جہاد کیا مگر اس

میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکے۔“

ایک جرمن مصنف ”ہرڈر“نام (Herder) مذہب کی اس ہمہ گیر طاقت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

”ہماری زمین کے کل اعلیٰ کلچر کی جڑ اور بنیاد مذہبی تعلیمات ہیں خواہ وہ مکتوبی ہوں یا روایتی۔“

دنیا میں جہاں کہیں بھی کوئی قوم موجود ہے یا کبھی سطح ارض پر موجود تھی تاریخ کا حتمی فیصلہ یہ ہے کہ اس کا کوئی نہ کوئی مذہب ضرور تھا جس کی نسبت اسے یقین تھا کہ وہ آسمانی مذہب ہے۔ مذہب کی یہ ہمہ گیری اس کے الہامی الاصل ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔

حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کا یہ اعتقاد جس پر انہوں نے مشرق اور مغرب میں سب جگہ اعلان کیا جسدِ مذہب کے لئے بمنزلہ حبل الورید ہے۔ اس موضوع پر ”براہین احمدیہ“، ”آئینہ کمالات اسلام“ اور دیگر حضرت مسیح موعود کی کتب، اور ”براہین نیرّہ“ ، ”محمد ﷺ دی آئیڈیل پرافٹ“، ”مقدس مذہب“، ”انسانیت کا مذہب“ وغیرہ وغیرہ، جماعت احمدیہ لاہور کی بے نظیر کتابیں شائع کی گئی ہیں۔

اخوت و مساوات نسل انسانی پر کتب

اگر کسی چیز کی اہمیت اور قیمت اس کے افادہ اثر کے لحاظ سے کم اور زیادہ ہوتی ہے تو احمدیت کی نفسی تحلیل کا ماحصل اس قدر بلند اور بالا ہے کہ اس کا اثر دنیا کی تمام قوموں پر ممتد ہے۔ ہر ایک احمدی مبلغ کا نقطہِ مرکزی اخوت نسل انسانی کی تبلیغ و اشاعت ہے۔ نہ صرف

اس لحاظ سے کہ کل بنی نوع انسان ہمارے رشیوں کی اولاد ہیں یا آدم کے بیٹے ہیں بلکہ اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کے اندر انبیاء کو مبعوث کر کے ان کے اندر مساوات کو پیدا کیا ہے اور اقوام عالم کے انبیاء باہم بھائی بھائی ہیں اور ان کی امتیں اسی رشتہ سے اخوت میں منسلک ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض دنیا کی ساری قوموں میں اس امر کا اعلان کر کے دنیا کے جغرافیائی، قومی، نسلی اور رنگ کے امتیازات کو مٹا کر وحدت پیدا کرنا تھا۔ اسلام کے اس اصول کو تسلیم کرنے کے سوا، اقوام عالم میں عافیت اور سکون پیدا ہونا محال ہے اور یہی اصول احمدیت کا محور عمل ہے۔ ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘، ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘، ’’اسلام کیا ہے؟‘‘، ’’توحید فی الاسلام‘‘، ’’ضرورتِ الہام‘‘، ’’خطبات غربیہ‘‘، ’’نبی کا ظہور اتم‘‘، ’’پیام اسلام‘‘ اور ’’براہین نیرّہ‘‘، اس موضوع پر بہترین کتب ہیں۔

عیسائیت کی تردید میں کتب

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے احمدیت کا نصب العین امنیتِ عالم ہے۔ اس مبارک مدعا کے حصول میں جو رکاوٹیں پیش آئیں ان سے ٹکرانا اس کے فرائض میں داخل ہے۔ عیسائیت کا مرکزی ستون کفارہ اس شاہراہ کے اندر ایک بہت بڑی ٹھوکر ہے اس لئے احمدیّت مجبوراً اپنے دلائل کا تیر اس پر چلاتی ہے۔ صلیب مسیح اس اصل پر کھڑی کی گئی ہے کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے۔ مسیح کے سوا معاذ اللہ تمام انبیاء گنہگار ہیں۔ انسان کی فطری بدبختی کا تخیل گناہ کی ذاتی ذمہ داری کے احساس کو باطل کرتا ہے۔ اور گناہ کی زندگی ہر عقلمند کے نزدیک امنِ عالم کی دشمن ہے۔ انبیاء کے زمرہ میں صرف مسیح معصوم ہے اس عقیدہ سے تمام انبیاء کی عیب شماری اور تہمت تراشی کا مرض پیدا ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر اقوام عالم میں فتنہ و فساد پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ احمدیّت نے مسیح کی طبعی موت کو مختلف

اصناف دلائل سے ثابت کرکے اس شجر ملعونہ کی جڑ کو کاٹ دیا ہے جس سے صلیب مسیح کی تین لکڑیاں تراشی جاتی ہیں۔ اس پر سلسلہ کی کتب "براہین احمدیہ"، "جنگ مقدس"، "انوار الاسلام"، "نور القرآن"، "عصمت انبیاء"، "فصل الخطاب"، "حجۃ الاسلام"، "واقعات صلیب"، "راز حیات" وغیرہ وغیرہ تصنیف کی گئی ہیں۔

الوہیت مسیح اور وفاتِ مسیح پر کتب

حضرت مرزا صاحب سے پیشتر علماء اسلام نے مسیح کو پیدائش، عصمت، معجزات، تخلیق، علم الغیب، غیر طبعی حیات، نزول از آسمان اور قتل دجال وغیرہ وغیرہ اوصاف رکھنے کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دے رکھی تھی۔ ڈاکٹر اقبال شاید اسی کے متعلق کہہ گیا ہے:

اے ز افسونِ فرنگی بے خبر، فتنہ ہا در آستین او نگر

از فریبِ او اگر خواہی اماں، اشترانش را ز حوض خود بران[1]

احمدیت نے اس کے خلاف بے شمار دلائل اور شواہد پیدا کرکے غیر معقول باتوں کی صحیح تعبیر بتا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ مسیح کے متعلق اس قسم کے خیالات پیغامبر امن عالم کے دین پر اس لحاظ سے بھی ایک حملہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین معاذ اللہ مسیح جیسے کسی انسان کو نہیں پیدا کر سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے چرخ چہارم پر اسے بٹھا رکھا ہے تا دنیا کے عظیم الشان فتنہ دجال کی بیخ کنی کے لئے مسلمانوں کی کمان مسیح اسرائیلی کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ عیسائیت یا دشمن امن عالم کے استصال کے

[1] تو جو فرنگی کے سحر سے بے خبر ہے، اسکی آستین کے اندر جو فتنے پوشیدہ ہیں انہیں دیکھنے کی کوشش کر۔
اگر تو فرنگی کے فریب سے بچنا چاہتا ہے، تو اپنے حوض سے اسکے اونٹوں کو بھگا دے

لئے ضروری یہی تھا کہ مسلمان مسیح کو حضرت مرزا صاحب کے ساتھ مل کر کشمیر جنت نظیر میں دفن کر دیتے تا بیسویں صدی کی اس سائینٹیفک دنیا کے اندر پادریوں کی ذلت میں برابر کے شریک نہ ہوتے۔عام مسلمانوں اور عیسائیوں کی بصیرت کے لئے مندرجہ ذیل کتب بڑی تحقیق اور کاوش کے ساتھ لکھی گئی ہیں: "نور الحق"، "حجۃ الاسلام"، "جنگ مقدس"، "واقعات صلیب"، "ابطال الوہیت مسیح"، "ولادت مسیح"، "مسیح ہندوستان میں"، وغیرہ وغیرہ۔

احمدیت نے پولوسی مذہب کے سرچشمہ کو دریافت کرلیا

حضرت مسیح کا دین تمام انبیاء کے دین سے چنداں مختلف نہ تھا لیکن موجودہ مسیحی مذہب پولوس Paul (جس کا نام ساول Saul بھی ہے) کا مذہب ہے۔اور اس کا ہر ایک عقیدہ پولوس نے یونان کے مشرکین سے اخذ کیا۔اس موضوع پر تفصیلی بحث خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے اپنی کتاب "ینابیع المسیحیت"[1] میں کی ہے جو سر ولیم میور یا پادری ٹسڈل کی کتاب "ینابیع الاسلام"[2] کا جواب ہے۔یہ کتاب اور اس کے علاوہ اور بہت سی، "چشمہ مسیحی" وغیرہ کتب، پولوسی مذہب کے منبع اور سرچشمہ پر لکھی گئی ہیں۔

احمدیت نے غیر معقول خیالات کی معقول توجیہات کر دکھائیں

دجال، خروج دجال، یاجوج ماجوج کی حقیقت، دابۃ الارض، اصحاب کہف وغیرہ وغیرہ سینکڑوں ایسے عقائد اور خیالات تھے جن کی وجہ سے اسلام غیر مذاہب اور خود مسلمانوں

---

1 اصل کتاب انگریزی میں ہے: *The Sources of Christianity*

2 *The Sources of Islam*, by Rev. W. St Clair-Tisdall, with Preface by Sir William Muir.

کی نگاہوں میں گرتا جارہا تھا۔احمدیت نے بڑی چھان بین اور تفحص و تلاش کے بعد ان تمام باتوں کی معقول توجیہات کر دکھائیں۔"عسل مصفیٰ"، "المسیح الدجال ویاجوج ماجوج"، "ولادت مسیح"، "حقیقۃ المسیح"،اس باب میں نہایت معقول اور مدلل تالیفات ہیں۔

آریہ مذہب کے رد میں کتب

احمدیت کل اقوام عالم کے ساتھ اپنا رشتہ استوار کر دینے کے بعد اپنے وطن کے حقوق سے بھی غافل نہیں رہی اس لئے کہ اس کا وطن عالم سے خارج کوئی اقلیم نہیں۔ دنیا کی ساری قوموں کے ساتھ اتحاد کی ایک اہم اور ضروری فرع وطن کیساتھ دوستی ہے۔کل عالم کے اگر ہم پر حقوق ہیں تو وطن کا حق ان پر ایک گونہ فائق ہے۔

حضرت مسیح موعود اورآپ کی جماعت بظاہر اس اخلاق خصوصی کی ادائی میں پیچھے نظر آتی ہے اور ملک کی سیاسیات میں بظاہر کوئی حصہ نہیں لیتی لیکن برادرانِ وطن کے ساتھ ہمارے تعلقات صرف سیاسی رنگ کے ہی نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے نزدیک ہندو مسلمانوں میں اصل اختلاف مذہبی اختلاف ہے۔ہماری سیاست کی بنیاد مذہب پر ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اگر آج سارے مسلمان ہندو ہو جائیں یا کل ہندو مسلمان ہو جائیں تو ظاہر ہے کہ ہمارے سیاسی اختلافات کا یہ حصہ بھی ختم ہو جائے گا۔اس لئے جہاں تک ہو سکے ہمیں اپنے مذہبی اختلافات مٹانے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔یہ کوئی دل خوش کن چیز نہیں۔اس کے لئے عملی کوشش جو حضرت صاحب نے اختیار کی اس کا ماحصل یہ ہے۔ آریہ اور ہندو اگر کوئی قوم ہے اور قدیم قوم ہے تو قرآن مجید کے اصل اصول کی بنا پر اس قوم کے اندر بھی یقیناً انبیاء مبعوث ہوئے ہونگے اور ان کو کتاب بھی دی گئی ہو گی۔ آریہ قوم کے اندر وید، اور وید کے رشیوں، کی عظمت تمام کتابوں

اور رشیوں پر فائق ہے۔اس لئے حضرت مسیح موعود، ویدوں کو الہامی کتابیں قرار دیتے ہیں۔ مسلمان علماء نے حضرت صاحب کی اس جرأت پر ان کی تکفیر کی اور بطور طعن ان پر کرشن قادیانی وغیرہ کے آوازے کسے۔ لیکن اس حق پرست محب وطن اور خیر خواہ ملک نے دو قوموں کے اتحاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی تکفیر اور تذلیل کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس امر حق کو علی الاعلان اپنے متعدد لیکچروں اور کتابوں کے اندر نہایت جرأت کے ساتھ بیان کیا۔ وہ اس امر کو خوب جانتے تھے کہ راستی بالعموم تنہا ہی رہتی ہے لیکن اپنی تنہائی میں مسرور و شاداں اس کا گذر تاریکیوں کے اندر ہوتا ہے لیکن ان کے اندر وہ ہمیشہ بے خوف رہتی ہے کیونکہ وہ نورانی اور آسمانی ہستی ہے جس کی پیشانی پر آخری کامیابی کی روشنیاں جھلکتی ہیں۔ ہندوستان کا امن صرف اس بات پر منحصر ہے کہ ہندو مسلمان دونوں قومیں ایک دوسرے کی الہامی کتابوں، پیغامبروں اور رشیوں کی عزت کریں، ایک دوسرے کے مذہبی احساسات اور جذبات کی رعایت ملحوظ رکھیں۔ یہ ہے وہ حقیقی خدمت وطن جو احمدیت نے مولویوں کی اشد مخالفت کے باوجود انجام دی۔ "اسلام اور دیگر مذاہب"، "لیکچر سیالکوٹ"، لیکچر "پیغام صلح"، "براہین نیرّہ"، "اسلامی اصول کی فلاسفی"، "مکالمات ملیہ"، "اسوہ حسنہ"، میں اس پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے۔

احمدیت کا برادرانِ وطن پر احسان

قرآن مجید کی صراحت اس امر پر موجود ہے کہ انبیاء کی زندگی پاک اور مطہر ہوتی ہے لیکن اندھی دنیا نے مصلحین قوم پر اپنی دوستی اور دشمنی دونوں کی رو سے گند پھینکا ہے۔ غیر مذاہب اپنے اپنے انبیاء اور رشیوں پر جو جی چاہے تہمت تراشی کریں لیکن قرآن اور اسلام

کی غیرت ان کے اس مکروہ فعل کو کبھی معاف نہیں کر سکتی۔ حضرت مسیح موعود کا برادرانِ وطن پر یہ کس قدر احسان ہے کہ انہوں نے نہ صرف انبیاء کرام کو معصوم ثابت کیا جن کا بنام ذکر قرآن مجید کے اندر موجود ہے بلکہ رامچندر، کرشن اور ویدوں کے رشیوں کو بھی ان کے دوستوں کی دشمنی سے نجات دلائی ہے۔ جہالت نے جو گند ان پر پھینکا ہے حضرت صاحب نے ان کی دلائل کے ساتھ تردید کی ہے۔ کاش کوئی خیر خواہ ملک اور وطن حضرت صاحب اور آپ کی جماعت کے اس احسان کی قدر کرے جو دو قوموں کی دشمنی کو ختم کر دینے اور فسادات مٹانے کے لئے نہایت ضروری امر ہے۔ "لیکچر سیالکوٹ"، "اسلام اور دیگر مذاہب"، "پیغام صلح"، "کرشن اوتار"، وغیرہ کتب میں اس موضوع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ویدوں کا اردو ترجمہ

ہندوستان نو کی تعمیر جو حضرت مرزا صاحب کے ہاتھوں شروع کی گئی، احمدیت کی لاہوری شاخ نے اس پر جو مزید عمارت کھڑی کی ہے وہ نہایت ہی قابل ستائش کام ہے اور اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ احمدیت صرف ہندوستانِ جدید کا خواب نہیں دیکھ رہی بلکہ اس کی تعمیر میں اپنی جان اور مال دونوں سے کوشش کر رہی ہے۔ اس جماعت کے مبلغین نے ہندو پنڈتوں کی متعصبانہ کوششوں کے باوجود زبان سنسکرت کی تحصیل کی۔ ویدوں کا ان کی اصل زبان میں مطالعہ کیا۔ کہنے کو یہ کام ایک فقرہ کے اندر بیان کر دیا گیا ہے لیکن اس منزل میں ابتداء سے لیکر انتہاء تک جن مصائب اور دماغی کاوشوں سے دوچار ہونا پڑا ہے ان کی تفصیل احمدیت کی مسلسل پچیس سالہ مساعی پر پھیلی ہوئی ہے جس کا استقصاء محال ہے۔ اس کی ایک فرع ویدوں کے اردو ترجمہ کا کام ہے جس کا ایک حصہ شائع ہو چکا ہے اور بقایا

تیار کیا ہوا موجود ہے۔ لیکن اس کا سامان طباعت اقتصادی مشکلات کی وجہ سے مفقود ہے۔ مسلمانوں کی کسی دوسری جماعت نے ملک کی دو قوموں کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب لانے کے لئے اس اہم کام کو ہاتھ نہیں لگایا اور نہ خود ہندوؤں نے مسلمانوں کی خاطر ویدوں کا کوئی اردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ کامیابی کا یہ سہرا صرف جماعت احمدیہ لاہور کے سر پر ہے۔

کتاب "میثاق النبیّین"

اسلام دنیا کے تمام مذاہب کا مصدق ہے۔ یہ دوستی کا ایک ہاتھ ہے جو وہ دنیا کی ساری قوموں کی طرف بڑھاتا ہے۔ لیکن قدرت نے اظہار محبت کی تکمیل کے لئے انسان کو دو ہاتھ عطا کئے ہیں۔ اسلام کا یہ عقیدہ، محبّت کی صرف ایک جہت کو ثابت کرتا ہے۔ کوئی دوستی، دوستی کہلا نہیں سکتی جب تک دوسری طرف سے بھی پیار کا ہاتھ آگے نہ بڑھایا جائے۔ حضرت مسیح موعود نے اس ملک کی بڑی اکثریت کو اپنے وصال سے پیشتر ایک پیغامِ صلح دیا۔ شرائط صلح کی ایک اہم دفعہ یہ تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اور قرآن مجید کی صراحت کی عزت کرتے ہوئے ویدوں کو الہامی مانتے ہیں۔ اس احسان کے بدلہ میں ہندوؤں کا بھی فرض ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محسن نسلِ انسانی پر ایمان لے آئیں تا دونوں قومیں کامل اتحاد اور یک جہتی کے ساتھ ملک کی فلاح و بہبود اور آزادی کے لئے کوشاں ہوں۔ اس پیغام کی مقبولیت کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت صاحب کے اس پیغام صلح کو سن کر یونیورسٹی ہال لاہور میں آریہ سماج کے پریذیڈنٹ چودھری رام بھجدت صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل لاہور نے اسی وقت اس صلح نامہ پر دستخط کرنے پر علی الاعلان آمادگی ظاہر کی۔ افسوس ہے کہ اس کے بعد اس اثر سے جو پیغام صلح کو سن کر ہندو پبلک پر ہوا تھا کوئی فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ اور بعض فتنہ پرور لوگوں نے ہندوؤں کے

دلوں میں شکوک پیدا کر دیئے۔

لیکن احمدی اپنے فرض سے غافل نہیں ہوئے۔ہندوؤں کے دلوں میں جو بات اس صلح کے بارے میں کھٹکنے لگی وہ یہ تھی کہ آریوں کے عقیدہ کی بناپر ویدوں کے رشیوں کے بعد کوئی رشی نہیں ہو سکتا جس پر وہ ایمان لائیں۔اس لئے ان پر اتمام حجت کرنے کی غرض سے ویدوں کے بیسیوں منتروں سے اور ہندو دھرم کی دوسری مستند کتابوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیش خبریاں نکال کر دکھائی گئیں اور خود ویدوں کے رشیوں کی زبانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کی تاکید سنادی گئی۔ویدوں کی ان پیشگوئیوں کو کتاب "میثاق النبیّین" میں منتروں کے فوٹو بلاکس اور ان کے لفظی ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیاہے اور اس طرح اس سنگین دیوار کو ہندو اور مسلم قوم کے درمیان سے اڑادیا گیا جو دونوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر رہی تھی۔جماعت احمدیہ لاہور کا یہ کام نہ صرف اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے بلکہ وطن کی بھی ایک عظیم الشان خدمت ہے۔

احمدیت اور زبان کی تحقیق پر کتب

قوموں اور ملکوں کو صرف مذہب نے ہی الگ الگ نہیں کر رکھا بلکہ اس میں شقاقِ زبان کی کارفرمائیاں بھی بہت حد تک دخل انداز ہیں۔ہر ملک اور قوم کو اپنے اپنے مذہب کی طرح اپنی اپنی زبان سے بھی ایک عشق ہے۔جہاں عشق سخت ہوتا ہے وہاں رقابت بھی شدید ہوتی ہے۔عاشق اور رقیب دونوں کا ایک دوسرے کی خوبیوں سے منکر ہونا ضروری ہے۔زبان کی اس رقابت کو ختم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے زبان کی تحقیق پر ایک کتاب "منن الرحمن" لکھی جس کی تکمیل خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے "اُم

الألسنہ" میں کی اورزبان کی یہ تحقیق ابھی تک جاری ہے اور جماعت احمدیہ لاہور میں اب بھی ایک شخص موجود ہے[1] جس کے دماغ میں یہ خبط پرورش پارہا ہے کہ سنسکرت اور عربی زبان میں بہت قریب کا تعلق موجود ہے۔ مثلاً سنسکرت میں 22 نام زمین کے ہیں اور وہ سارے کے سارے عربی میں بادنیٰ تغیر موجود ہیں۔ بادل کے سنسکرت میں تیس (30) نام ہیں، ان میں سے ہر ایک نام عربی میں موجود ہے۔ قریبی رشتوں کے سب نام اور انسانی جسم کے اعضاء کے نام دونوں زبانوں میں ایک اصول کے ماتحت باہم ملتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

احمدیت کا غیر مذاہب پر جارحانہ حملہ

"عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو" کے اصول کے ماتحت ہر چیز کے عیب و ہنر بتا دینا خلق دیانت کا اقتضاء ہے۔ احمدیوں نے امن عالم اور قیام صلح وآشتی کے بہت کام کئے، مگر اس کے ساتھ ہی غیر مذاہب پر جارحانہ حملے بھی کئے۔ احمدیت کی اٹھان سے پہلے بھولے بھالے علماء اسلام غیر مذاہب کے بالمقابل ادھوری سے مدافعت کر لیتے تھے۔ انہیں بھیڑ بنا قبول تھا پر بھیڑیے کہلانا منظور نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے خود غیر مذاہب کے بالمقابل کسی قدر مرارت برتی۔ احمدیت نے اس پر اور ترقی کی، اس لئے ہندوؤں میں آریوں کی طرح مسلمانوں میں احمدی بدنام ہیں۔ کلام کے اندر مرارت صرف فساد پرور اور فتنہ پرداز لوگوں کے بالمقابل استعمال کی گئی ہے۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق درشت زبانی اور تلخ بیانی سے کام لیتا ہے، اس کے بالمقابل شیرینی سے کام لینا ظلم ہے:

---

[1] یہاں آپ کا اشارہ اپنی طرف ہی ہے۔

نکوئی بابداں کردن چنانست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں [1]

معترضین کو خود قرآن مجید پر اعتراض ہے کہ اس نے مخالفین کے خلاف شدت اور غلظت استعمال کی ہے، جس کا جواب یہ ہے کہ کن مخالفین اور کفار کے خلاف؟ انہیں کے خلاف جنہوں نے بغض وعداوت سے اسلام کے خلاف سخت سے سخت مظاہرے کئے۔ پادریوں اور آریوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر محض شرارت سے ناپاک حملے کئے۔ احمدیت نے ان کے جواب میں بجائے گالی کا جواب گالی میں دینے کے، غیر مذاہب کی کتابوں کا ان کی اصلی زبان میں مطالعہ کیا اور ان پر جارحانہ حملہ کیا جس کی تاب نہ لا کر آریہ اور مسیحی مناظر میدانِ مناظرہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ احمدی مبلغین نے عبرانی اور سنسکرت علوم کو حاصل کرکے آریوں اور عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ کی ایک نئی طرح ڈالی۔ اس کے لئے کتاب "براہین احمدیہ"، "شحنہ حق"، "چشمہ معرفت"، "سرمہ چشم آریہ"، "آریہ دھرم"، "ست بچن" (سکھوں پر اتمام حجت)، "تاریخ گرنتھ صاحب"، "بابا نانک کا مذہب"، "نورالدین"، "فصل الخطاب"، "چشمہ مسیحی"، "ارتقاء نسل انسانی بجواب ہبوط نسل انسانی"، "ویدک سائنس"، "اسماالٰہیہ"، اردو ترجمہ یجرو وید، "ویدوں کی سرگذشت"، "حدوثِ مادہ"، وغیرہ وغیرہ کتب تصنیف اور تالیف کی گئیں۔

مسئلہ بہشت اور دوزخ پر فیصلہ کن مناظرہ اور کتب

احمدی مبلغین کے میدانِ مناظرہ میں آنے سے پہلے آریہ اور مسیحی پوادر نے مسلمانوں کو بہشت اور دوزخ کے مضمون پر بہت تنگ کر رکھا تھا۔ اس موضوع پر ایک بلیغ ریسرچ کر

[1] "بروں کے ساتھ تو نیکی کرے تو ایسا ہے کہ جیسے نیکوں کے ہمراہ کی ہو تو نے بدی"

کے ویدوں اور اُپنشدوں کے پانچ سو منتر پیش کر کے ویدوں کی بہشت پر سے نقاب اٹھایا گیا۔ توراۃ اور انجیل کی بہشت کیساتھ تقابل کیا گیا۔ اس موضوع پر پنڈت رام چندر دہلوی آریوں کے چوٹی کے مناظر کے ساتھ لاہور میں جو عظیم الشان مناظرہ ہوا اس میں خود ہندو پریس نے احمدی مبلغ کی فتح کا اعلان کیا۔ ''ویدوں کی بہشت'' اور ''مسئلہ بہشت پر مناظرہ'' دونوں رسائل قابل مطالعہ ہیں۔

تمام غیر مذاہب کی کتب مقدسہ سے آنحضرت صلعم کے متعلق پیشگوئیاں

قرآن مجید میں یہ دعویٰ موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمام انبیاء سے اور ان کی امتوں سے مضبوط عہد لیا گیا ہے کہ جب آپ مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لایا جائے۔ احمدیت سے پہلے علماء اسلام نے یہود و نصاریٰ کی کتب سے کچھ پیشگوئیاں پیش کی تھیں۔ لیکن تمام تاریخی مذاہب کی کتب الہامی سے ان پیش خبریوں کو ڈھونڈ نکالنا یہ خدمت صرف احمدیت کے لئے مقدر تھی۔ حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت اس کا اعلان کیا مگر آپ کو اس کی تکمیل کا موقعہ نہ ملا۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت اس طرف جماعت لاہور نے توجہ کی اور تمام مسلمانوں کی طرف سے احمدیت کے واسطہ سے غیر مذاہب پر یہ حجت بھی تمام ہوئی۔ کتاب ''میثاق النبیین'' اردو میں شائع ہو چکی ہے، اب انگریزی میں ترمیم کے ساتھ چھپ رہی ہے۔ پہلے حصہ میں زرتشتی مذہب ہندو مذہب اور یہودی مذہب کی کتب سے پیشگوئیاں پیش کی گئیں۔ دوسری جلد میں مہاتما بدھ اور باقی انبیاء اسرائیلی کی پیشگوئیاں ان کی اصل زبانوں کے فوٹو بلاکس کیساتھ شائع ہو رہی ہے۔ تبلیغ اسلام کا کتنا بڑا کام ہے جو احمدیت نے اپنی پچیس سالہ زندگی میں سرانجام دیا۔ کاش کوئی ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرے۔